چیف جسٹس صاحب کو گھر سے نکالے گئے باپوں اور ماؤں کے لیے سوموٹو نوٹس کیوں یاد نہیں آیا؟

فیصل آباد کے مفتی زاہد صاحب علماء کو ترقی یافتہ بنارہے ہیں

اولاد اپنے ماں باپ کو اولڈ ہوم میں کیوں پھینک رہی ہے؟ یہ ہے بنیادی سوال اس سوال کو سوموٹو نوٹس سے حل ہی نہیں کیا جاسکتا یہ عقیدے، ایمان اور مابعد الطبیعیات کی تبدیلی سے متعلق سوال ہے___ چیف جسٹس صاحب کے لیے یہ مسئلہ اس لیے اہم نہیں کیوں کہ اس کا تعلق سیاست سے نہیں ہے علماء اس مسئلے کی مابعد الطبیعیاتی اساسات سے لاتعلق ہیں۔ تہذیب اقدار روایات مذہب کے خاتمے کے معاملات جدید عدالت کا اختیار ہی نہیں یہ اخلاقی ایمانی روحانی معاملات ہیں جنھیں علماء حل کرسکتے ہیں۔ یہ تہذیبوں عقیدوں نظریوں کی جنگ کا میدان ہے مگر علماء ان مسائل سے لاتعلق ہیں جاوید غامدی اور مفتی زاہد جیسے مفتی جدیدیت مغربیت کے زبردست ترجمان بنے ہوئے ہیں اور ہم ان مسائل سے غافل لاتعلق اپنی اپنی دنیا میں مصروف ہیں۔ مغربی تہذیب کے عقیدہ آزادی اور ترقی نے یہ فتنہ پیدا کیا ہے ترقی معیار زندگی میں مسلسل و مستقل اضافے کے لیے اولاد ماں باپ کو بوجھ سمجھ رہی ہے اور ان سے چھٹکارا پارہی ہے

گھروں سے نکالے گئے ماں باپ کی دل دوز کہانیاں مذہب اخلاقیات اقدار روایات کے خاتمے کا اعلان ہیں

سرسید کے تعلیم یافتہ بیٹے جسٹس نے سرسید کو موت سے تین ماہ پہلے گھر سے نکال دیا تھا جسٹس محمود انگریزوں کے رویے سے پاگل ہوگئے تھے اپنے بیٹے راس مسعود کو کچا قیمہ کھلاتے رات تین بجے اٹھا کر ہل چلواتے مختار مسعود کی کتاب حرف شوق پڑھیے

جدید تعلیم، ترقی یافتہ تعلیم یافتہ انسان پیدا کرتی ہے ہدایت یافتہ انسان نہیں سرسید کی تعلیم نے خود سرسید کو نتیجہ دکھا دیا پوری دنیا میں جدید تعلیم یافتہ نسل ماں باپ کو گھر سے نکال رہی ہے

چین اور ہندوستان نے تیس سال میں زبردست تعلیم و ترقی حاصل کی تو اولاد نے ماں باپ کو گھر سے نکال دیا دونوں ملکوں کو Parents Protection Act بنانے پڑے جو گھر سے ماں باپ کو نکالے گا جیل جائے گا جرمانہ دے گا عنقریب پاکستان میں بھی یہی قانون آنے والا ہے۔ لیکن قانون مسئلے کا حل نہیں حل صرف علماء اور مذہب کے پاس ہے

علماء کرام توجہ دیں لوگوں کے پاس اپنوں کے لیے وقت کیوں نہیں ہے؟ رشتے کیوں ٹوٹ رہے ہیں محبت کیوں ختم ہورہی ہے

سیّد خالد جامعی

ماں باپ کی کہانیاں جنہیں گھر سے نکال دیا گیا

۳ رجون ۲۰۱۸ء کو___ جیو کے پروگرام میں بنت فاطمہ اولڈ ہوم میں رہنے والی ماؤں میں سے ایک بزرگ خاتون ''گلشن آپا'' نے بتایا کہ میرا بھائی مجھے یہاں چھوڑ گیا۔ داماد اور بیٹیوں نے بھی فون کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اپنوں کی بے حد یاد آتی ہے، بس! اب بقیہ زندگی اپنوں کے انتظار میں گزر رہی ہے۔ ''گلشن آپا'' کے بھائی وقار احمد سے فون پر بھی رابطہ کیا گیا لیکن جب انہیں معلوم ہوا کہ نشریات میں بہن آئی ہیں تو انہوں نے اپنا فون ہی بند کردیا۔ ایک اور بزرگ خاتون حسینہ بی بی نے بتایا کہ بلڈ پریشر کی وجہ سے میرا دماغی توازن تھوڑا سا بگڑ گیا تھا اور چھوڑنے والے یہاں چھوڑ گئے۔ خاوند کا انتقال ہوگیا بہن بھائی بھارت میں رہتے ہیں یہاں میرا اب کوئی نہیں رہا۔ ایک اور ماں

نے اپنے بیٹوں کو یاد کر کے جیو میرے لال کی پوری داستان سنائی تو ہال میں موجود ہر آنکھ اشک بار ہوگئی۔[روز نامہ جنگ ۲۹ مئی ۲۰۱۸ء]

اشک بار آنکھ سوچ نہیں رہی کہ یہ ظلم کیوں ہو رہا ہے کون کر رہا ہے تمام میڈیا، ڈرامے، فلمیں، شاعری، محبت دکھا رہے ہیں مگر معاشرہ سے محبت بالکل ختم ہو رہی ہے آخر کیوں؟ محبت جب الفاظ کی سطح پر آ جائے میڈیا ڈرامہ فلم بن جائے تو وہ محبت نہیں رہتی۔ ہوس، حسد، حرص کی عالمگیریت بن جاتی ہے جس کا نتیجہ تعلقات رشتوں کا خاتمہ ہے۔

ایک اور ٹی وی چینل نے رمضان میں گھر سے نکالے گئے باپوں کی داستان غم سنائی ایک باپ نے کہا کہ ہمارا گھر چھوٹا پڑ گیا تھا کراچی میں زمین مہنگی ہے پہلے ہمارا گھر ۲۰۰ گز کا تھا اب تقسیم ہوتے ہوتے ساٹھ گز کا رہ گیا تھا بچوں نے کہا بابا گھر میں جگہ ہی نہیں آپ اولڈ ہوم چلے جایئے زمین ہی نہیں تو آپ کو کہاں رکھیں میں خاموشی سے یہاں چلا آیا ایک باپ نے کہا کہ میں نے اپنی جائیداد بچوں کے نام پر کر دی تھی انہی بچوں نے فیصلہ کیا کہ آپ کی ضرورت نہیں دواؤں کا خرچہ بہت زیادہ ہے ہم یہ پورا نہیں کر سکتے آپ ایدھی ہوم چلے جائیں ہم ہفتے میں ایک دن آپ کو لے آئیں گے۔ وہاں چھوڑنے کے بعد وہ کبھی نہیں پلٹے نہ میرا فون اٹھاتے ہیں ایک دو بار خود گھر گیا تو انہوں نے دروازہ ہی نہیں کھولا پھر میں لوٹ آیا اب صرف آنسو ہیں جو میرے ساتھی ہیں۔

ایک باپ نے کہا کہ دن بہت اچھے گزر رہے تھے میں ریٹائر ہونے کے باوجود پیسے کماتا اور اپنے پوتوں نواسوں کو چیزیں لا کر دیتا پھر کام ختم ہوگیا تو میں اچانک گھر والوں کو بے کار لگنے لگا ان کا رویہ ہی بدل گیا تھا میں خود یہاں اٹھ آیا اس سے پہلے کہ وہ مجھے گھر سے دھکے دے کر نکالتے۔ ایک باپ نے بتایا کہ میں کھانسی کا مریض ہوں میرے پوتے بہو میری کھانسی سے چڑتے تھے بیٹے نے کہا آپ ایک ہیں یہ سب زیادہ ہیں آپ خود فیصلہ کر لیں میں کچھ نہیں کر سکتا۔

''دارالسکون'' میں مقیم بزرگ خاتون ریحانہ آپا نے بتایا کہ میرے زخم بگڑ گئے تھے بھائی طعنے دینے لگے کہ تم یہاں سے چلی جاؤ ورنہ تمہاری بیماری ہمیں بھی لگ جائے گی گھر میں اپنوں نے ہی بے سکون کر دیا تھا اس لیے ہر دن سکون کی منزل پر پہنچنے کی دعائیں کرتی تھی۔ ذہنی اذیت سے نجات کے لیے بھائیوں کے خلاف تھانے میں بھی درخواست دی لیکن میری کسی نے نہیں سنی اور سب سے تھک ہار کر اس ادارے میں پہنچ گئی، ایک بزرگ عبدالعزیز نے بتایا میں پرنانا بن گیا ہوں میں نے ہر بچے سے رابطہ کیا لیکن انہوں نے مجھ سے رابطے ختم کر دیے اس لیے یہاں آ کر بقیہ زندگی گزار رہا ہوں۔ جب عبدالعزیز کے گھر والوں سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تو انہوں نے بھی فون منقطع کر دیا۔

ایک اور شخص آصف نے بتایا کہ شادی کے بعد بھائی نے مجھ سے زیادہ اپنے بچوں کو اہمیت دی گھر میں ملازموں کی جگہ مجھے رکھا گیا۔ حمیدہ بی بی نے بتایا کہ مجھے بھی میرے اپنوں نے بے دخل کر دیا

''دارالسکون'' کی نگران نے بتایا کہ ہمارے ادارے میں آنے والے بزرگوں کے بچے ضروریات کی چیزیں باہر سے ہی دے جاتے ہیں یہ دیکھ کر بہت دکھ ہوتا ہے کہ ان کے پاس اپنے والدین یا بہن بھائیوں سے ملنے کا وقت نہیں ہوتا[جنگ، ۳۱ مئی ۲۰۱۸ء ص ۱۸]

یہ تمام واقعات بتا رہے ہیں کہ جدیدیت نے تبدیلی Transformation، انحراف، بغاوت، کا عمل کس قدر تیز کر دیا ہے یہ تبدیلی

عقیدے کی تبدیلی ہے انسانی حقوق کے منشور نے آزادی مساوات ترقی کا جو عقیدہ دیا ہے یہ اس کے منطقی نتائج ہیں پوری دنیا کا یہی تجزیہ ہے۔

دنیا بھر کی یونیورسٹیوں میں نفسیات کے شعبے میں میکگرا ہل کمپنی کی ایک کتاب Abnormal Psychology پڑھائی جاتی ہے اس کتاب میں لکھا ہے کہ امریکہ میں 35% بوڑھے اور اولڈ ہوم میں نہیں رہنا چاہتے لہٰذا خودکشی کر لیتے ہیں۔ جب ماں باپ نے بچوں کو محبت نہیں دی انھیں ڈے کیئر سنٹر میں رکھا تو اولاد انھیں اولڈ ہوم میں ہی رکھے گی ترقی آزادی کے لیے ماں باپ مارکیٹ میں پیسہ کمانے گئے اب اولاد بھی ترقی آزادی چاہتی ہے یہ ان عقیدوں کا نتیجہ ہے متجددین ان مباحث کو سمجھنا ہی نہیں چاہتے۔

مغربی تہذیب کے عقیدوں نے انسان کو ترقی کے بعد اس منزل پر پہنچا دیا ہے مگر فیصل آباد کے مفتی زاہد اسی تہذیب کے قصیدے پڑھ رہے ہیں اور علماء میں اسی تہذیب کے فضائل وشمائل کی اشاعت کر رہے ہیں۔ سرسید کے سب سے بڑے حامی مفتی زاہد صاحب کو یہ بھی یاد نہیں کہ سرسید کے بیٹے جسٹس سید محمود نے سرسید کو انتقال سے تین مہینے پہلے اپنے گھر سے نکال دیا تھا یہ سرسید کی جدید مغربی تعلیم کا اثر تھا سرسید کی تدفین کے لیے چندہ جمع کیا گیا ضیاء الدین لاہوری کی کتابوں میں اس واقعے کے حوالے پڑھ لیجیے ___ جو تعلیم سرسید لائے تھے وہ یہی کام کرتی ہے اور آج بھی یہی کام کر رہی ہے۔ دنیا کے ہر ملک میں جدید تعلیم کے بعد اولڈ ہوم بنائے گئے ہیں سرسید کو اولڈ ہوم بھی نہیں ملا برطانیہ کے غلام ہندوستان اور چین میں ابھی تک اولڈ ہوم نہیں ہیں لیکن تعلیم یافتہ ترقی یافتہ اولاد ماں باپ کو گھروں سے نکال رہی ہے لہٰذا دونوں ملکوں نے Parents Protection Act بنا دیے ہیں اس کے تحت اولاد ماں باپ کو گھر سے نہیں نکال سکتی انھیں جیل ہوگی قید ہوگی، سزا ملے گی جب اولاد جدید سیکولر تعلیم سے صرف تعلیم یافتہ اور ترقی یافتہ ہو جاتی ہے مگر ہدایت یافتہ نہیں ہوتی تو یہی کرتی ہے۔ انگریزی تعلیم اور انگریزوں کے رویے سے جسٹس سید محمود پاگل ہو گئے تھے رات کو تین بجے اپنے بیٹے راس مسعود کو اٹھاتے اور کھیتی باڑی کا کام کراتے کچا قیمہ کھلاتے کہ یہ طاقت ور بنیں راس مسعود کی ماں نے انگریز پرنسپل ماریسن سے فریاد کی بیٹے کو باپ سے بچاؤ ورنہ بیٹا مر جائے گا ماریسن اسے اپنے گھر لے گئے انگریزوں کے وفادار سرسید کے پوتے کو انگریزوں کے گھر میں پناہ ملی یہ کہانی مختار مسعود کی کتاب ''حروف شوق'' میں پڑھ لیجیے۔ یہ ہے جدید تعلیم کے بانی کا انجام اور ہمارا انجام بھی یہی ہونے والا ہے۔

جیو کے پروگرام میں اولڈ ہوم میں رہنے والی تنہا ماؤں اور باپوں کی آہ وزاری اس بات کا اعلان ہے کہ معاشرہ آزادی کے عقیدے کو قبول کر رہا ہے روایتی اور مذہبی تہذیبیں تعلقات مرکز Relations Orient تہذیبیں ہوتی ہیں۔ مغربی تہذیب پہلی تہذیب ہے جس نے Individualism کے عقیدے کے ذریعے تعلقات کا ہی خاتمہ کر دیا۔ لہٰذا جدیدیت اور جدید مغربی تہذیب اور آزادی کے عقیدہ ___ مقاصد مرکز، ترقی مرکز [Goal Oriented] تہذیبیں ہیں یہاں تمام تعلقات محبت اور اخوت ایثار وقربانی کی بنیاد پر نہیں معاہدات Contracts کی بنیاد پر قائم ہوتے ہیں مفاد ختم ہوتے ہی تعلق ختم ہو جاتا ہے انسان اور فرد کے تعلق کی حیثیت صرف ایک شے Commodity کی ہوتی ہے جسے کسی بھی وقت استعمال کے بعد پھینکا جا سکتا ہے۔ اسی لیے مشرقی یورپ میں لوگ بوڑھے ماں

باپ کو بیچ دیتے ہیں ان کے اعضاء فروخت کر دیتے ہیں Human Trafficing عام بات ہے۔

چیف جسٹس صاحب کو سوموٹو نوٹس یاد نہیں آیا

ہمیں حیرت ہے کہ چیف جسٹس صاحب کو ابھی تک گھر سے نکالے گئے باپوں اور ماؤں کے لیے سوموٹو نوٹس کیوں یاد نہیں آیا؟ یہ اہم ترین مسئلہ ہے۔

اولاد اپنے ماں باپ کو اولڈ ہوم میں کیوں پھینک رہی ہے؟ یہ ہے بنیادی سوال اس سوال کو سوموٹو نوٹس سے حل ہی نہیں کیا جا سکتا یہ عقیدے، ایمان اور مابعد الطبیعیات کی تبدیلی سے متعلق سوال ہے ـــــ چیف جسٹس صاحب کے لیے یہ مسئلہ اس لیے اہم نہیں کیوں کہ اس کا تعلق سیاست سے نہیں ہے علماء اس مسئلے کی مابعد الطبیعیاتی اساسات سے لاتعلق ہیں۔ تہذیب اقدار روایات مذہب کے خاتمے کے معاملات جدید عدالت کا اختیار ہی نہیں یہ اخلاقی ایمانی روحانی معاملات ہیں جنھیں علماء حل کر سکتے ہیں۔ یہ تہذیبوں عقیدوں نظریوں کی جنگ کا میدان ہے مگر علماء ان مسائل سے لاتعلق ہیں جاوید غامدی اور مفتی زاہد جیسے مفتی جدیدیت مغربیت کے زبردست ترجمان بنے ہوئے ہیں اور ہم ان مسائل سے غافل لاتعلق اپنی اپنی دنیا میں مصروف ہیں۔ مغربی تہذیب کے عقیدہ آزادی اور ترقی نے یہ فتنہ پیدا کیا ہے ترقی معیار زندگی میں مسلسل و مستقل اضافے کے لیے اولاد ماں باپ کو بوجھ سمجھ رہی ہے۔

گھروں سے نکالے گئے ماں باپ کی یہ دل دوز کہانیاں مذہب اخلاقیات اقدار روایات کے خاتمے کا اعلان ہیں۔ اس کے باوجود فیصل آباد کے مفتی زاہد صاحب علماء کو ترقی یافتہ بنا رہے ہیں انھیں پتہ ہی نہیں کہ ترقی کا انجام کیا ہے۔

چین اور ہندوستان نے تیس سال میں زبردست تعلیم و ترقی حاصل کی تو اولاد نے ماں باپ کو گھر سے نکال دیا دونوں ملکوں کو Parents Protection Act بنانے پڑے جو بیٹا ماں باپ کو گھر سے نکالے گا جیل جائے گا جرمانہ دے گا عنقریب پاکستان میں بھی یہی قانون آنے والا ہے۔ لیکن قانون مسئلے کا حل نہیں حل صرف علماء اور مذہب کے پاس ہے

دنیا کے تمام ترقی یافتہ تعلیم یافتہ معاشرے ایسے ہی ہوتے ہیں جہاں بچہ ڈے کیئر ہوم میں، ماں باپ اولڈ ہوم میں اور میاں بیوی مارکیٹ میں کام کر کے پیسے کماتے ہیں سب کی زندگی کا ایک ہی مقصد ترقی اور ترقی کے لیے سرمایہ میں اضافہ کوئی کسی کے لیے قربانی دینے پر تیار نہیں کوئی کسی کو وقت دینے پر آمادہ نہیں ـــــ دنیا کے تمام جدید معاشروں کا حال ایسا ہی ہے دنیا کے تمام ترقی یافتہ تعلیم یافتہ معاشرے ایسے ہی ہیں کیوں ہ وہ ہدایت یافتہ نہیں ہیں۔ جدید سائنس ٹکنالوجی جدید ادارے، جدید علوم جن سے متجددین بہت مرعوب ہیں دنیا میں جہاں غالب ہوئے وہ قومیں ترقی یافتہ تعلیم یافتہ تو ہوئیں مگر ہدایت یافتہ نہیں رہ سکیں جب وہ تعلقات مرکز تہذیبوں سے مفادات مرکز تہذیبوں میں تبدیل ہوئیں تو تمام رشتے خاندان قبیلے اکائیاں وحدتیں برادریاں تہس نہس ہوگئیں Individualism utalitarianism اور Hendonism نے ہر معاشرے کو گزشتہ تین سو سال میں اسی طرح برباد کر دیا ہے، وحید الدین، جاوید غامدی، مفتی زاہد، جیسے متجددین ان مباحث پر غور کے لیے تیار نہیں وہ ایک ہی بات کر رہے ہیں کہ مغرب کی ترقی کے لیے مغرب جیسے ہو جاؤ بس۔

سائنس ٹکنالوجی ترقی اور آزادی مساوات کے عقیدے رشتوں کو جوڑنے کا نہیں توڑنے کا کام کرتے ہیں رشتوں تعلقات کو جوڑنے کا کام مذہب کرسکتا ہے اس کے لیے ایمان عقیدے یقین تصور آخرت اور علماء کی ضرورت ہے ریاست نے ایوان اقتدار سے دین کو اور علم کی دنیا سے علماء کو نکال دیا ہے لہٰذا عوام کی تربیت کا کوئی نظام ہی نہیں ہے۔ سب کٹی ہوئی پتنگوں کی طرح بے سمت اڑ رہے ہیں کون کہاں پہنچے گا کچھ نہیں معلوم۔ بھارت اور چین کی ہندو اور کنفیوشس مذہب کی ہزاروں سالہ پرانی تہذیب کو جدید ترقی اور تعلیم نے تباہ کردیا ۲۰۱۴ء میں بھارت اور چین میں تعلیم یافتہ ترقی یافتہ اولاد نے ماں باپ کو گھروں سے نکال کر پھینکنا شروع کیا تو Parents Protection Act بنایا گیا جس کے تحت اولاد پابند ہے کہ وہ ماں باپ کی خدمت کرے کیوں کہ بھارت چین کی آبادی اربوں میں ہے اور وہاں امریکہ یوروپ کی طرح اولڈ ہوم نہیں ریاست بوڑھوں کو اپنے خرچ پر نہیں پال سکتی لہٰذا اولاد کے ٹھکرائے ہوئے بوڑھوں کو انہی کے سپرد کردیا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جس اولاد نے ماں باپ کو گھر سے نکال دیا ان کے دل میں ماں باپ کے لیے محبت نہیں رہی تو کیا قانون جبر سے اولاد کے دل میں محبت پیدا کرسکتا ہے؟ یہ اولاد ماں باپ کی خدمت بھی کرے گی؟ ترقی نے محبت ختم کردی ہر جگہ ترقی کا یہی نتیجہ ہے۔